مطالعے کے اہداف اور حل عبارت کا طریقہ

مولانا شاکراللہ

یوں تو مختلف النوع شعبہائے زندگی میں سے کسی بھی شعبے میں قدم رکھنے والے کے ذہن میں یہ خواب اور دل میں یہ خواہش ضرور ہوتی ہے کہ وہ اس شعبے میں مکمل مہارت نہ سہی، کم از کم واجبی استعداد اور اہلیت ضرور پیدا کر لے، بعینہ اسی طرح طلب علم دین کے مبارک سفر پر چل نکلنے والا نیک بخت اور سعادت مند انسان بھی کم وبیش یہی آرزو اپنے من میں پالتا ہے، مگر بایں ہمہ یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ زندگی کے دیگر شعبوں کی طرح اس شعبے میں بھی وہ جواں مرد باہمت بکثرت نہیں ہوتے جو اپنی ہمت اور جہد مسلسل کے بل بوتے اس سنہرے خواب کو شرمندہ تعبیر کر سکیں اور اس عظیم آرزو کو بے پناہ عزم اور سعئ پیہم کی بدولت حقیقت کا جامہ پہنا سکیں، مگر ہاں! سطح زمین ایسے جواں مردوں سے خالی بھی نہیں رہی ہے، بلکہ ہر دور میں ایک معتد بہ تعداد میں ایسے افراد پائے جاتے ہیں اور کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو شروع شروع میں جوش وولولہ لے کر اٹھتے ہیں، مگر مناسب راہ نمائی نہ ملنے کے سبب پھر ہار بیٹھتے ہیں، یعنی کسی مالی کی نگاہ التفات سے محروم پھول کی طرح بن کھلے مرجھا جاتے ہیں، مجھے ایسے نونہالوں سے حد درجہ ہم دردی ہے مگر کیا کروں؟ خود بھی اس قابل نہیں کہ آگے بڑھ کر ہاتھ ان گرتوں کا تھام لوں، نہیں تو کم از کم راہ نمائی کر سکوں، ہاں! البتہ حضرت حکیم الامت تھانوی کا فرماں ہم سب کے لیے مشعل راہ ہے، حضرت نے فرمایا ”جو طالب علم دوران تعلیم تین باتوں کی پابندی کرے گا تو وہ ان شاء اللہ پختہ استعداد والا عالم بن جائے گا، درس سے پہلے سبق کا مطالعہ، درس کو غور سے سننا اور پھر اس کا تکرار“......حضرت کا یہ فرمان صداقت کے لیے محتاج دلیل نہیں کہ ”آزمودہ کار کی بات ہے“ اور تین باتوں میں سے آخری دو محتاج بیان نہیں کہ ”عیاں را چہ بیاں“ البتہ مطالعہ والی بات کچھ ایسی ہے کہ اس پر کچھ کہا اور لکھا جا سکتا ہے، وہ اس لیے کہ بہت سے طالب علم ایسے پائے گئے ہیں کہ وہ جانتے ہی نہیں کہ مطالعہ کے اہداف کیا ہیں؟ اور ان اہداف کے حصول کے لیے کون کون سی چیزیں ضروری اور کون

کون سی باتیں ممد اور مددگار ہیں؟ اور ان معاون وسائل کو مناسب طریقے سے کس طرح استعمال کیا جائے؟ اور ان اہداف کو منظم ترتیب اور بہتر منصوبہ بندی کے ساتھ حاصل کرنے کا طریقہ کیا ہو؟ تاکہ کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ کام یابی ملے؟

چناں چہ بعض مرتبہ دیکھا گیا کہ طالب علم مطالعہ کے لیے کتب لغت کو وسیلہ وحید سمجھتے ہیں اور پھر ناکامی پر ہمیشہ ہمیشہ مایوس ہو کر بیٹھ جاتے ہیں، بنابریں آئندہ سطور میں مطالعہ کے اہداف، معاون وسائل اور منظم و مرتب طریقہ کار کسی حد تک سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔

اہداف پانچ ہیں:......(۱) کلمات کی تعیین بذریعہ صرف ونحو (۲) انفرادی معانی کا علم بذریعہ لغت (۳) ترکیب بذریعہ نحو (۴) عبارت بذریعہ صرف ونحو (۵) ترجمہ حل عبارت کا طریقہ کار۔

سب سے پہلا کام کلمات کی تعیین ہے، یعنی یہ دیکھنا ہے کہ یہ کلمہ اسم ہے، فعل ہے یا حرف ہے؟ اس کے لیے سب سے پہلے حرف والے احتمال کو لیں گے کہ یہ حرف ہے یا نہیں؟ کیوں کہ اس کی تعیین آسان ہے۔

اب حرف ہونے کی صورت میں کیا کرنا ہے؟ تو عرض ہے کہ سب سے پہلے یہ دیکھیں گے کہ عاملہ ہے یا غیر عاملہ؟ غیر عاملہ ہے تو اکثر میں معنی کا علم کافی ہے، بعض کلمات جیسے ''لو'' وغیرہ میں ترکیب بھی دیکھیں گے۔

عاملہ ہے تو دیکھیں گے کہ جازمہ، ناصبہ، جارہ، رافعہ وغیرہ میں سے کون سا ہے؟

اگر جازمہ ہے تو اوّلاً معنی اور ثانیاً عمل کا علم ہونا چاہیے، باقی ترکیب میں اکثر اس کی مستقل حیثیت نہیں ہوتی، اس لیے اب اگلے کلمے کی طرف بڑھ جائیں گے، بعض مرتبہ حیثیت ہوتی بھی ہے، جیسے ''ان'' شرطیہ وغیرہ، پھر اس صورت میں اس حساب سے متعلقات دیکھ کر کارروائی ہوگی اور اگر ناصبہ ہے تو اوّلاً معنی کا علم، ثانیاً عمل کا علم، پھر ''لن'' اور ''لم'' کی ترکیب میں حیثیت نہیں ہوتی ہے، اس لیے آگے بڑھ جائیں گے اور جن کی حیثیت ہوتی ہے تو ترکیب کا بھی پتہ چلایا جائے، مثلاً ''ان'' ناصبہ کے بعد فعل مضارع بتاویل مصدر ہو کر فاعل، مفعول اور کبھی خبر وغیرہ بنتی ہے اور اگر جارہ ہے تو اولاً معنی کا علم ثانیاً عمل تو معلوم ہی ہے، بعد والے اسم مجرور کے اعراب کا علم اور پھر ترکیب کی جائے کہ بعض مرتبہ فعل سے متعلق ہوتا ہے اور کبھی اسم ظاہر مقدر سے اور خبر بنتی ہے، پھر اس حساب سے ترجمہ ہو اور اگر رافعہ ہے جیسے یا زید تو معنی اور عمل کا علم، پھر ترکیب اور ترجمہ ہو اور اگر دونوں کام کرتا ہے جیسے مشبہ بالفعل، مشبہ بلیس اور لائے نفی جنس تو ان میں اولاً معنی کا علم، ثانیاً عمل کا علم، پھر بقیہ کارروائی یعنی ترکیب، عبارت اور ترجمہ ہو۔

اور اگر حرف نہیں ہے تو پھر فعل والے احتمال کو لیں گے کہ اس کی تعیین بھی اسم سے سہل تر ہے۔

اب اگر وہ کلمہ فعل ہے تو ہمیں کیا کرنا ہے؟ تو سب سے پہلے یہ دیکھیں گے کہ یہ امر ہے، نہی ہے، ماضی ہے، مضارع ہے اور یا پھر فعل ناقص؟......اب اگر امر یا نہی ہے تو معاملہ دونوں میں آسان ہے مبنی ہے اعراب کا مسئلہ

نہیں، فاعل ضمیر ہے، ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں مبنی دیکھنا ہے، ثانیا دوسرے متعلقات یعنی مفعول وغیرہ دیکھ کر بقیہ کارروائی (ترکیب، عبارت، ترجمہ) کرنی ہے۔

اور اگر فعل ماضی ہے تو بھی مبنی ہے، اب اولا معنی کا علم، ثانیا دو صیغوں میں فاعل تلاش کر کے (باقی میں ضمائر فاعل ہیں)، ثالثا متعلقات دیکھ کر بقیہ کارروائی (ترکیب، عبارت، ترجمہ) کرنی ہے۔ اگر فعل مضارع ہے تو اولا معنی کا علم، ثانیا اعراب دیکھنا ہے، ثالثا دو صیغوں میں فاعل تلاش کر کے اور رابعا دیگر متعلقات دیکھ کر بقیہ کارروائی کرنی ہے۔

اگر فعل ناقص ہے تو اولا معنی کا علم، پھر اسم اور خبر کا پتہ چلا کر ترکیب عبارت اور ترجمہ کریں گے۔

پہلے دو احتمالات نہ ہونے کی صورت میں اب اسم والا احتمال متعین ہوگیا، اب اولا معنی، ثانیا ترکیب، ثالثا اعراب وعبارت اور رابعا ترجمہ ہے۔

تفصیل کچھ یوں ہے کہ یہ تو معلوم ہے کہ جملے کا ابتدائی جز اسم ہے تو جملہ اسمیہ ہوتا ہے اور عموما مبتدا ہی ہوگا، پھر اسم اشارہ یا ضمیر ہے تو مبنی ہے، معنی بھی تقریبا معلوم ہے، اب (عموما) صرف خبر ڈھونڈ کر بقیہ کارروائی کرنی ہے۔

اور اگر اسم ظاہر جیسے زید وغیرہ تو پھر معنی معلوم نہ ہونے کی صورت میں وہ دیکھیں گے، پھر ترکیب میں یہ بات معلوم ہوگئی ہے کہ یہ اسم مبتدا ہے، اب اعراب کا بھی علم ہے کہ مرفوع ہے، صرف یہ دیکھیں گے کہ سولہ اقسام میں سے کون سا ہے؟ پھر تعیین کے بعد معلوم ہوگا کہ اس کا رفع حرکت لفظی یا تقدیری اور یا پھر حرف لفظی وغیرہ کس کے ساتھ ہے؟

اب اس کے بعد خبر کی تلاش میں دوسرے کلمے کی طرف جائیں گے، اس دوسرے کلمے میں بھی مذکورہ بالا تین احتمالات ہی ہوں گے، یعنی اسم، فعل یا حرف۔ اب اگر اسم ہے تو مذکورہ بالا طریقہ نمبر کے مطابق تحقیق کے بعد خبر بنے گی، اب عبارت اور پھر ترجمہ کریں گے۔

اب اولا کلمات کی تعیین، ثانیا معانی کا علم، ثالثا ترکیبی احتمالات کی تعیین، رابعا اس اعتبار سے صحیح عبارت خوانی اور پھر خامسا ان سب کلمات کو ملا کر ترجمہ کر لیا ہے اور اسی کے ساتھ آپ بفضل خداوند، مطالعہ کے اہداف پورا پورا حاصل کرتے ہوئے منزل سے کام یابی کے ساتھ ہم کنار ہوگئے۔

آخر میں یہ بتاتا چلوں کہ یہاں پر تمام تر احتمالات کا احاطہ نہیں کیا گیا ہے، بہت سے احتمالات رہ بھی گئے ہیں، یوں بھی سب کو حیطہ تحریر میں لانا اس مختصر تحریر میں ممکن نہیں ہے، ہاں! البتہ اس سے مطالعہ کی راہیں ضرور کھل جائیں گی تھوڑی بہت رکاوٹوں کو دست یاب کتب سے استفادہ اور اساتذہ کرام سے استفسار کے ذریعے دور کیا جاسکتا ہے، بس تان پھر بھی اسی پہ آکے ٹوٹتی ہے کہ تجربہ شرط اور ہمت کام یابی کی کسوٹی ہے۔

☆......☆......☆